

### Delay in Constitution of Haj Committees for 1989

श्री शमीम अहमद सिद्दीकी (दिल्ली) :  
 जनाब वाइस चेयरमैन साहब, मैं आपकी तबज्जो, इस हाउस की तबज्जो इस तरफ दिलाता चाहता हूँ कि हज 1989 का एलान हो चुका है और हज पे जाने वालों की तारीख 11 जनवरी मूकरर हो चुकी है, लेकिन हिन्दुस्तान की बहुत सी स्टेट्स के अंदर, खासकर दिल्ली और यू.पी. के अंदर, हज कमेटियों की तश्कील नहीं की गई है जिसकी वजह से फार्म भरने की तारीख में गड़बड़ी होने का अंदेशा है। जैसा कि इस हाउस को मालूम है पिछले सेशन के अंदर पिछले साल के हज की तारीख के सिलसिले में जो गड़बड़ियाँ हुई थीं, उनकी तरफ तबज्जो दिलाई गई थी। मैं हुकूमत का ध्यान इस तरफ दिलाता चाहता हूँ और इस बात की मांग करता हूँ कि हज कमेटियाँ, जिनकी वजह से 1988 के हज के अंदर गड़बड़ियाँ हुई थीं, उन हज कमेटियों को खतम किया जाए और अब नई हज कमेटियों की तश्कील की जाए।

इसके साथ ही मैं आज इस स्पेशल सेशन के जरिए वजीरे आज़म श्री राजीव गांधी का भी धन्यवाद करता हूँ कि जिन्होंने उन हजारों गरीब हाजियों के लिए पानी के जहाज की व्यवस्था की है और उसका एलान हो गया है। दूसरी चीज जो पिछले साल हज के मौके पर परेशानियाँ और दिक्कतें हुई थीं, हवाई जहाज और पानी के जहाज की तारीख मूकरर करने में देरी हुई थी, उस सिलसिले में मैं हुकूमत से मुतालबा करता हूँ कि उन तारीखों का फोरन एलान किया जाए और इस बात की कोशिश की जाए कि जो पिछले साल गड़बड़ियाँ हुई थीं, उनकी रोकथाम हो और हज पे जाने वाले यात्रियों को पूरे आराम और आसाइश के साथ वहाँ पर भेजा जाए।

एक चीज की तरफ मैं और आखिर में ध्यान दिलाता चाहता हूँ और शायद हुकूमत के ध्यान में यह बात है। मेरी सरकार से गुजारिश है कि हाजियों को जो रकम अपनी ज़रूरतें ज़िन्दगी की चीजें लेने के लिए दी जाती थीं उसमें से 7

हजार रुपए की रकम उनसे रिहायश के लिए काटी जाती है। लिहाजा मेरा मुतालबा है कि 7 हजार की उस रकम को फोरन एक्सचेंज में न लिया जाए और उनको इस बात के लिए सहूलियत दी जाए कि वे हज का अपना फर्ज अदा कर सकें।

आपने मुझे यह बात रखने का मौका दिया, इसके लिए मैं आपका शुक्रगुजार हूँ।

श्री मोहम्मद खलीलुर्रहमान : जनाब वाइस चेयरमैन साहब, मैं इसकी ताईद करता हूँ।

†[شری محمد خلیل الرحمن :

جناب وائس چیرمین صاحب - میں  
 اس کی تائید کرتا ہوں -]

श्रीमहम्मद अमीन अंतारी : मैं भी इसकी ताईद करता हूँ।

†[شری محمد امین انصاری :

میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں -]

†[شری محمد امین (منربی بنگال):

میں آپ کے لیے حکومت ہند کی  
 فوج تھیں گئے پیپر مل کی طرف  
 دلانا چاہتا ہوں - تھیں گئے پیپر  
 مل 100 ورش ہونا کارخانہ ہے اور  
 ایک بہت نام بھی ہوا - اس میں  
 کچھ خاص قسم کے کاغذ تیار ہوتے  
 تھے - ایک نمبر کا کارخانہ تھیں گئے  
 پیشہمی بنگال میں ہے - اور دو نمبر  
 کا کارخانہ کھانا ہاؤس میں آندھرا پردیش  
 میں ہے - یہ دونوں کارخانے تھیں  
 سال سے بند پڑے ہوئے ہیں - ایک  
 بند ہونے کی وجہ مزدوروں کی کوئی  
 سازگ نہیں ہے بلکہ کچھ تو کچھ  
 مال کی کمی اور کچھ انتظامیہ کی  
 خرابی اور کچھ منصوبہ بندی کی

†[ ] Transliteration in Arabic Script.

کمی یہ سب ملا کر ان کارخانوں میں بھرتی پیدا ہوا ہے۔ دونوں کارخانوں میں کام کرنے والوں مزدوروں کی تعداد ۸۰۰۰ ہے جن میں زیادہ تر لوگ اندر پردیس کے ہیں خاص کر ان کے ان کے ضلع کے ہیں جو اپنی روزی روٹی کمانے کیلئے وہاں جاتے ہیں۔ اور ان کارخانوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اب تین سال سے یہ کارخانے بند ہونے کی وجہ سے کیا حالت ہو سکتی ہے وہ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ لوگ تباہ ہو گئے ہیں۔ ابھی بھی یہ معاملہ ہی۔ ائی۔ آر۔ میں پڑا ہوا ہے۔ انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ نے اسکی تحقیقات بھی کی تھی۔ اور اسکی رپورٹ انکے پاس ہے۔ لیکن کارخانے کملے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے۔ بیچ میں یہ خبر اخباروں میں نکلی کہ حکومت ہند پنجاب میں ۲۲۰ کروڑ روپے کا منصوبہ بنا کر نئی مائن پھوس کھولنے جا رہی ہے۔ اس سے ان سروروں کی پریشانی اور بھی بڑھ گئی ہے جسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ انہیں ملک کے کسی حصہ میں کوئی نیا کارخانہ کھلنے پر کوئی اعتراض ہو۔ کارخانہ کھلنے کی ضرورت جہاں بھی ہوگی وہاں کھلنا چاہئے۔ لیکن پراے کارخانے جو پہلے سے بند پڑے ہوئے ہیں۔ انکی طرف دھیان دینا چاہئے کہ یہ نہیں ہوا تو پھر کچھ مال کی جو کمی ہے وہ کمی برقرار رکھی۔ جہاں میں کچھ سال کی کمی ہے۔ آسام۔ اڑیسہ۔ ان میں جگہوں سے کچھ مال جایا کرتا تھا۔ آسام میں

بھی اب پھر مل کھل گئی ہے۔ اڑیسہ میں بھی پھر مل کھل گئی ہے۔ اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ حکومت ہند دیس میں کچھ مال کے ساتھ پ۔ پ۔ پ۔ دھیان دے۔ ایک یہ نہیں کہا گیا تو جو نئے کارخانے کھولیں گے۔ وہ بھی نہیں چل پائیں گے۔ اور برائے کارخانوں کی مصیبت بھی دور نہیں ہوگی۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کون کی ضرورت دیس میں بڑھتی جا رہی ہے۔ اور یہ ضرورت پوری کرنے کے لئے سرکار ذریعہ دیکھنے پر توجہ دے رہی ہے۔ اس طرح سے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ کہ آخر اس معاملے میں کیا حل نکلیے گا۔ اس کے ساتھ آپ کے ذریعہ انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ اور حکومت ہند سے یہ مانگ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو دیکھے۔ ان کارخانوں کو چلانے میں کوئی بہت زیادہ روپے پیسہ کی ضرورت نہیں ہوگی کچھ روپے تو دینا پڑے گا۔ اور توہک تھک سے اگر یہ چلے تو ۸ ہزار لوگوں کی روزی بھال ہو جائے گی اور ایک بڑی مصیبت سے ہم لوگ بچ سکیں گے۔

#### Agitation of Medical Teachers in Rajasthan

SHRI JASWANT SINGH (Rajasthan):  
Mr. Vice-Chairman, Sir, I refer to the continuing difficulty and agitation and the mass casual leave taken by the medical teachers in the I State of Rajasthan and throughout the medical colleges of Rajasthan.